2018年9月6日ジャング紙ラホール版1面

تجارت سمیت وسیع کامیابیوں کی بنیاد رکھ دی‘ فوجی امداد کی بحالی سے پہلے بہت کچھ کرنا ہوگا‘ افغانستان میں پاکستان کا کردار اہم ہے‘ پومپیو

پاک امریکا تعلقات کا تعطل ختم

امریکی وزیر خارجہ کی وزیر اعظم‘ وزیر خارجہ‘ آرمی چیف سے ملاقاتیں‘ عسکریت پسندوں کیخلاف مستقل کارروائی پر زور‘ ہم مطالبہ پورا نہیں کرسکتے‘ پاکستان

عمران خان سے ملاقات باہمی تعلقات کی بحالی میں مددگار ثابت ہوگی‘ دونوں حکومتوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہے‘ مشترکہ لائحہ عمل سے معاملات کو حل کیا جاسکتا ہے‘ امریکی وزیر خارجہ

ڈومور کا مطالبہ ہوا نہ فوجی امداد پر بات چیت‘ عالمی برادری ہماری قربانیاں تسلیم کرے‘ عزت سے برابری کے تعلقات چاہتے ہیں‘ شاہ محمود قریشی نے دورہ امریکا کی دعوت قبول کرلی

اسلام آباد (واجد علی سید‘ایجنسیاں)وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے دعویٰ کیا ہے کہ پاک امریکا تعلقات میں موجود تعطل ٹوٹ گیا ہے اور دونوں ملکوں نے تعلقات کی ازسرنو تجدید پر اتفاق کیا ہے‘اب دوطرفہ تعلقات کی بنیاد سچائی پر ہو گی‘قومی مفاداولین ترجیح ہے‘عالمی برادری ہماری قربانیاں تسلیم کرے ‘واشنگٹن کے ساتھ عزت سے برابری کے تعلقات چاہتے ہیں ‘امریکا نے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرتے ہوئے تسلیم کرلیا ہے کہ افغان مسئلے کاطاقت سے حل نہیں نکالا جاسکتا‘امریکا نے طالبان کے ساتھ براہ راست مذاکرات کا عندیہ دیاہے‘ امریکا سے 300ملین ڈالر کی فوجی امداد پر بات نہیں کی‘امریکا نے ڈو مور کا مطالبہ کیانہ ہم ہر ڈیمانڈپوری کرسکتے ہیں‘ہم کسی پر پریشر ڈالیں گے نہ کسی کادباؤقبول کریں گے۔ان خیالات کااظہار انھوں نے امریکی وزیر خارجہ مائیک پومپیو اورامریکی فوج کے سربراہ جنرل ڈنفورڈ کے ایک روزہ دورہ پاکستان اور وزیراعظم عمران خان‘وزیر خارجہ اور آرمی چیف جنرل قمرجاویدباجوہ سے ملاقاتوں کے حوالے سے میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے کیا‘شاہ محمود قریشی نے مائیک پومپیو کی جانب سے دورہ امریکا کی دعوت بھی قبول کرلی۔دوسری جانب واشنگٹن نے اسلام آباد پر زوردیاہے کہ وہ عسکریت پسندوں کے خلاف مستقل کارروائی کرے‘امریکی وزیرخارجہ مائیک پومپیو نے کہاہے کہ افغانستان میں پاکستان کا کردار بہت اہم ہے‘فوجی امداد کی بحالی کیلئے دونوں ممالک کو بہت کچھ کرنا ہو گا‘ دورہ پاکستان میں تجارت سمیت وسیع کامیابیوں کی بنیاد رکھ دی ہے‘ نومنتخب وزیراعظم عمران خان سے ملاقات کے نتیجہ میں پاک امریکا تعلقات کی بحالی میں مدد ملے گی‘دونوں حکومتوں کو مختلف مسائل کاسامناہے تاہم امید ہے کہ مشترکہ لائحہ عمل کے تحت مل کر کام کرکے مسائل کو حل کیاجاسکتاہے۔میڈیا بریفنگ میں شاہ محمود قریشی نے کہاہے کہ امریکی وزیرخارجہ مائیک پومپیو سے ملاقات اور اعلیٰ سطحی امریکی وفد کی اعلیٰ پاکستانی قیادت اور حکام کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران دونوں فریقین نے لگی لپٹی رکھے بغیراور حقیقت پسندانہ انداز سے اپنا مؤقف پیش کیااور یہ کہ پاک امریکا تعلقات میں حائل تعطل ٹوٹ گیا ہے‘اب ان تعلقات کی بنیاد سچائی پر مبنی ہو گی۔ان کا کہناتھا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ ٹف ٹاکنگ‘ ہوئی۔انھوں نے کہا کہ ڈومور کا کوئی مطالبہ نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس ہوا ہے۔اُنھوں نے کہا کہ غیر حقیقی توقعات باندھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی‘ملاقاتوں میں دونوں فریقین نے اپنے تحفظات کابرملااور کھل کرذکر کیا۔ امریکا کو نئی منتخب پاکستانی حکومت کے ایجنڈے کو نظرمیں رکھناہو گااوریہ کہ جب تک ہم کھل کربات نہیں کریں گے، بہتر نتائج سامنے نہیں آئیں گے۔اُنھوں نے کہا کہ دونوں فریق نے واضح انداز میں کہاہے کہ افغانستان کے مسئلے کا کوئی فوجی حل نہیں، بلکہ یہ معاملہ سیاسی تصفیے کے ذریعے ہی حل ہو گا۔ان کا کہناتھا کہ ہمیں اپنی تشویش، خواہشات اور تحفظات کو کھل کر بیان کرناہو گااور سمجھناہو گااور بہتری کی گنجائش پیدا کرنی ہو گی۔وزیرخارجہ نے بتایا کہ مائیک پومپیو نے کہاہے کہ امریکی محکمۂ خارجہ افغان پالیسی کی نگرانی کرے گااور عندیہ دیا کہ طالبان کے ساتھ براہ راست بات چیت کی ذہنی طور پر گنجائش نکل سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ امریکا غیر معینہ مدت تک افغانستان میں رہنا نہیں چاہتا۔افغان مسئلے کا حل لازم ہے۔شاہ محمود قریشی نے کہا کہ وہ اپنے پہلے بیرون ملک دورے میں افغانستان جائیں گے۔ان کا کہناتھا کہ پومپیو سے ملاقات کے دوران پاکستان نے تقاضا کیا کہ ملک کی مشرقی سرحد پر امن ضروری ہے اور آئے دن جنگ بندی کی خلاف ورزیاں اور بے گناہ لوگوں کی جانیں ضائع ہونے کا معاملہ کسی کے حق میں نہیں۔اس سے قبل دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان دفتر خارجہ میں وفود کی سطح پر باضابطہ بات چیت ہوئی۔واضح رہے کہ مائیک پومپیو کے ہمراہ امریکا کی مسلح افواج کے سربراہ جنرل جوزف ڈنفورڈ بھی اسلام آباد میں اعلیٰ سطحی ملاقاتوں میں موجود تھے۔دونوں رہنماؤں نے وزیراعظم عمران خان اور پاک فوج کے سربراہ جنرل قمر جاوید باجوہ سے بھی علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔امریکی وفد میں سابق امریکی سفیر زلمے خلیل زاد بھی شامل ہیں جنہیں امریکی محکمۂ خارجہ نے منگل کو ہی افغانستان کے لیے اپنا نمائندۂ خصوصی مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا۔بعدازاں اسلام آباد سے نئی دہلی روانہ ہونے سے قبل نور خان ایئربیس پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستانی قیادت سے ملاقات کے دوران دونوں فریقین نے امریکا پاکستان تعلقات کو ازسرنو ترتیب دینے پر اتفاق کیا۔اُنہوں نے کہا کہ دوطرفہ تعلقات کواقتصادی اور تجارتی شعبوں سمیت تمام جہتوں پر استوار کرنے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ دونوں فریقین کواس بات کااحساس ہے کہ اُنہیں افغانستان کے پرامن حل کیلئے مل کر کام کرناہو گا کیونکہ افغانستان میں قیام امن افغانستان کے علاوہ پاکستان اور امریکا کیلئے بھی اہم ہے۔اُنہوں نے اُمید ظاہر کی کہ ان ملاقاتوں میں پاکستان امریکہ تعلقات کو آگے بڑھانے کیلئے اُن بنیادی محرکات کاتعین کرلیا گیاہے جن کی مدد سے یہ تعلقات کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔اس موقع پر امریکا کے جائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین جنرل جوزف ڈنفورڈ نے کہا کہ دورے کے دوران اُن کا کردار دونوں ملکوں کے تعلقات کو ازسرنو ترتیب دینے کے سلسلے میں وزیر خارجہ پومپیو کی مدد کرنا تھا۔ جنرل ڈنفورڈ نے کہا کہ اُنہوں نے پاکستانی وزیر اعظم عمران خان سے ملاقات کے دوران اُن کے نقطہ نظر کو غور سے سنا اور وزیر خارجہ مائک پومپیو، پاکستانی وزیراعظم عمران خان اور آرمی چیف جنرل باجوہ کے خیالات میں خاصی ہم آہنگی پائی گئی ہے اور اس بات پر اتفاق کیا گیاہے کہ امریکی اور پاکستانی افواج کے تعلقات کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھا جائے گا تاکہ امریکی صدر ٹرمپ کی جنوبی ایشیا سے متعلق پالیسی میں تعاون کیلئے بنیاد فراہم کی جاسکے۔جب ایک صحافی نے امریکی وزیر خارجہ مائک پومپیو سے پوچھا کہ کیا اُن کے خیال میں پاکستان نے امریکا کو ایسی یقین دہانیاں کرادی ہیں جن کی بنیاد پر پاکستان کیلئے روکی گئی امریکی امداد بحال ہوسکے اور دونوں ملکوں کی افواج کے درمیان سکیورٹی سے متعلق تعاون بحال ہوسکے تو مائک پومپیو نے کہا کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے اور مزید بات چیت کا عمل جاری رکھنا ہو گا۔ تاہم دونوں ملکوں کی افواج کے درمیان تعلقات تسلسل کے ساتھ جاری رہے ہیں جبکہ دیگر شعبوں میں ایسا نہیں ہوا ہے۔ پاکستانی اور امریکی فوجوں نے بہت سے منصوبوں پر مل کر کام کیاہے جو دونوں فریقین کیلئے اہم ہیں اور ہم دوطرفہ تعلقات کیلئے اس کو بنیاد بنا کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ایک اور سوال کے جواب میں امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ ملاقاتوں میں افغانستان میں موجود امریکی افواج کیلئے پاکستان کے راستے سامان کی ترسیل جاری رکھنے کے حوالے سے کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور اس بات کاامکان نہیں ہے کہ سامان کی ترسیل کے حوالے سے پاکستان کاتعاون جاری نہ رہے۔امریکی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ ہم نے پاکستان پرواضح کر دیاہے اور اُنہوں اس سے اتفاق کیاہے کہ اب دونوں ملکوں کی طرف سے کی جانے والی یقین دہانیوں پر عمل درآمد کاوقت آگیاہے۔اُنہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کے بعد کئی سمجھوتوں پر اتفاق کیا گیا۔ تاہم اُن سمجھوتوں پر خاطر خواہ عمل شروع نہیں ہوسکا۔ اس سلسلے میں پاکستانی وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اور وزیراعظم عمران خان کے ساتھ ملاقاتوں میں اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ طے کئے گئے سمجھوتوں پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد سازی اور اعتباریت کو فروغ دیاجاسکے۔ قبل ازیں جنوبی ایشیا کے دورہ کے آغاز سے قبل میڈیا سے گفتگو میں مائیک پومپیو نے کہاہے کہ پاکستان کے دورہ کے موقع پر نومنتخب وزیراعظم عمران خان سے ملاقات کے نتیجہ میں پاک امریکا تعلقات کی بحالی میں مدد ملے گی۔انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امن وامان کی بہتری کے لئے امریکا کے سابق سفیر زلمے خلیل زاد کو نئی ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ دریں اثناسی آئی اے کے سابق ڈائریکٹر نے توقع ظاہر کی ہے کہ افغان تنازع کے حل کے لئے پاکستان کی معاونت اہم ہے اور پاکستان کی نئی قیادت سے ملاقات سے دونوں ممالک کے تعلقات کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔انہوں نے کہا کہ دونوں حکومتوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہے تاہم امید ہے کہ پاکستان کی نئی قیادت سے ملاقات کے بعد مشترکہ لائحہ عمل کے تحت مل کر کام کرکے مسائل کو حل کیا جاسکے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ اس دورہ کا ایک مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ ہماری توقعات کیا ہیں، وہ چیزیں جو وہ کرسکتے ہیں، وہ چیزیں جو کرنے کی وہ ہم سے توقع کرتے ہیں،اور دیکھتے ہیں کہ ہمیں آگے بڑھنے کا راستہ کیسے نہیں ملتا۔امریکی وزیر خارجہ نے اسی بارے میں مزید کہا کہ میرے خیال میں یہ ایک نئی حکومت ہے، یہ سب کچھ وزیراعظم کے اقتدار میں ہونے سے بہت پہلے ہوا،اور مجھے امید ہے کہ ہم یہ صفحہ پلٹ کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ادھر امریکی اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے سیکریٹری مائیک پومپیو کی وزیراعظم عمران خان سمیت اعلیٰ حکام سے ہونے والی ملاقات کے حوالے سے جاری بیان میں کہا ہے کہ انھوں نے پاکستان کو خطے کے امن واستحکام کے لیے خطرہ دہشت گردوں کے خلاف فیصلہ کن اقدامات اٹھانے پر زور دیا ہے۔ادھر امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان ہیتھر نورٹ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ سیکریٹری آف اسٹیٹ مائیک پومپیو نے اسلام آباد میں وزیراعظم عمران خان اور دیگر سویلین اور عسکری قیادت سے ملاقات کی۔ان کا کہنا تھا کہ مائیک پومپیو نے چیئرمین جوائنٹ چیفس اسٹاف جنرل جوزف ڈنفورڈ کے ہمراہ ملاقات میں وزیراعظم عمران خان کو حکومت بنانے پر مبارک باد دی اور سویلین اداروں کی مضبوطی کا خیر مقدم کیا۔اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ سیکریٹری پومپیو نے پاک امریکا تعلقات کی اہمیت اور دوطرفہ تجارتی اور کاروباری وسعت جیسے باہمی مفادات کواجاگر کیا۔ ہیتھر نورٹ نے بیان میں کہاہے کہ وزیرخارجہ شاہ محمود قریشی کے ساتھ ملاقات کے دوران مائیک پومپیو نے خطے کے امن واستحکام سمیت پاکستان اور امریکا کے مشترکہ مقاصد کو آگے بڑھانے کے حوالے سے گفتگو کی۔اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے اعلامیے میں کہا گیاہے کہ آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ کے ساتھ ملاقات کے دوران پومپیو نے مضبوط جمہوری اداروں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ملک میں نئے سویلین حکومت کی تبدیلی کا خیر مقدم کیا۔ان کا کہنا تھا کہ پومپیو نے ملاقات کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان انسداددہشت گردی میں تعاون کے لیے امید کا اظہار کیا۔ سیکریٹری آف اسٹیٹ کی ملاقات میں ہونے والی گفتگو کو واضح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پومپیو نے آگاہ کیا کہ پاکستان کو خطے کے امن واستحکام کے لیے خطرہ بننے والے دہشت گردوں اور انتہاپسندوں کے خلاف مستقل اور فیصلہ کن اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔